ظهور مهدی

اشکوں کے جگنوؤں سے اندھیرا نہ جائے گا

شب کا حصار توڑ ، کوئی آفتاب لا

پیشکش pdf format از www.hamditabligh.net

﴿مقدمہ﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

نھمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما معد!

الامام المھدیؒ کا پھلا ایڈیشن انگریزی زبان میں امریکہ میں شائع ھوا۔ اس کے بعد ضرورت محسوس کی گئی کہ اس کتابچہ کو اردو زبان میں بھی شائع کیا جائے۔

﴿ ولن ترضی عنك الیھود ولا النصری حتی تتبع ملتھم قل ان ھدی اللّٰہ ھو الھدی ولا ولئِن اتبعت اھواء ھم بعد الذی جائك من العلم مالك من اللّٰہ من ولی ولا نصیر﴾

" ھرگز راضی نھیں ھوں گے جب تك تم ان کے طریقے پرنہ چلو، کھہ دیجئے ھدایت تو صرف اللّٰہ کی ھے اور اگر آپ نے علم آنے کے بعد ان کی خواھشات کی پیروی کی تو آپ کو نہ اللّٰہ کی حمایت ھے نہ نصرت"۔

﴿ اشد الناس عدواۃ للزین امنوا الیھود والّزین امنو الیھود والّزین اشرکوا﴾

" بد ترین دشمن مسلمانوں کے لیے یھود ار مشرکین ھیں"

نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ کی امت بنی نوع انسان میں وہ آخری امت ھے جو منصب شھادت پر فائز کی گئی ھے۔ چنانچہ پوری انسانیت کی کامیابی کا انحصار اب اسی گروہ پر ھے۔ بیسویں صدی عیسوی کی آخری دھائی تك آتے آتے واضح طور پر محسوس مونے لگا ھے کہ یہ امت تاریخ انسانی کے اس مرحلے میں داخل ھوچکی ھے جس کی خبر دیتے ھوئے آنحضور ﷺ نے فرمایا تھا: عنقریب قومیں تم پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بلاوادیں گی جیسے بھوکے (جانور) کھانے پر ٹوٹ پڑنے کے لئے بلاوا دیتے ھیں۔ (ابوداؤد و بیھقی)

اس اندھوناك صورت حال سے زیادہ کرب کی بات یہ ھے کہ امت مسلمہ...... جو دنیا کا وہ واحد گروہ ھے جسے ماضی، حال اور مستقبل کا کافی علم دیا گیا...... آج حیران اور نا واقف راہ بھٹك رھی ھے اور دنیا کی تاریکیوں سے روشنی کی بھیك مانگ رھی ھے۔ چودہ صدیوں بعد اب آثار قیامت کا ظاھر ھونے کی رفتار تیز تر ھوتی ھوئی محسوس ھوتی ھے گویا کوئی ھارٹوٹ جائے اور یکے بعد دیگرے دانے گرنے لگیں۔

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ھیں کہ حضورﷺ نے فرمایا 'میری امت کے دو لشکر ایسے ھیں جن کو اللّٰہ نے دوزخ کی آگ سے بچالیا ایك جو ھندوستان پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ ابن مریم کے ساتھ ھوگا' نبی کریم ﷺ نے اپنی ایك اور حدیث میں فرمایا کہ امام مھدی کی مدد کے لئے ایك لشکر خراسان سے نکلے گا۔ تاریخ دانوں کے مطابق خراسان پاك افغان اور ایران کی سرحد کے علاقے کو کھا جاتا تھا۔ قیام پاکستان مشیت ایزدی ھے ورنہ اس وقت کے معروضی حالات میں ایسے ملك کا قائم ھو جانا عقل میں نھیں آتا۔ انگریز سامراج اور ھندو امپریلزم کی موجودگی میں مملکت خداداد کا بن جانا غیر جانبدار تاریخ دانوں کے لئے اچنبھے کی بات ھے۔ ان تمام معاملات پر غور و فکر کرنے والوں کے لئے یہ اللّٰہ کی نشانیاں ھیں۔ اقوام متحدہ کی صورت میں یھودی واحد عسکری قوت بن کر ابھر چکے ھیں۔ ورلڈ بینك، آئی ایم ایف اور امریکہ کہ ذریعے مسلم ممالك کی تیل سے مالامال معیشت کو مکمل طور پر عالمی یعنی یھودی بینکاری میں ضم کرنے کا کام بھت حدتك مکمل ھوچکا ھے۔ دنیا بھر کی دولت، ٹیکنالوجی اور محنت کو ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن کے ذریعے مرکوز کرلیا گیا ھے۔ مفکرین بدلتے عالمی حالات پر گھری نظر

رکھے ہوئے ہیں علامہ اقبالؒ نے بہت پہلے فرمادیا تھا 'مغرب کی رگ جاں پنجہ یہود میں ہے' مولانا شاہ ولی اللہؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، جوہر برادران، مولانا مودودیؒ، مکہ معظمہ کے علامہ سفر حوالی، ڈاکٹر اسرار احمد، بھارتی سکالر اسرار عالم اور دیگر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ یہودی اپنا جال بچھا چکے ہیں سٹیج تیار ہوچکا ہے مسیح دجال آیا چاہتا ہے۔ ان حالات کا تقاضا تھا کہ قرآن و احادیث مبارکہ کی روشنی میں امت کی صورت حال کا گہرائی سے جائزہ لیا جاتا، موجودہ حالات کی تبدیلی کو صحیح زاویہ سے دیکھا جاتا اور آئندہ کے لئے خطوط کار کی نشاندھی کی جاتی تاکہ یہ امت اپنے فرض منصبی کو کما حقہ سرانجام دے کر پوری انسانیت کا کامیابی سے ھمکنار کرے۔ چنانچہ انہیں امور کو پیش نظر رکھ کر یہ سلسلہ شروع کیا گیا ہے جس میں مختلف عنادین کے تحت بحث کی گئی ہے۔
اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس میں برکت عطا فرمائے۔

والسلام

ذکی الدین شرفی

الامام المهدیؒ

الامام المهدیؒ (ہدایت یافتہ لیڈر)، احادیث کی کثرت سے روایات حدِ تواتر پہنچی ہوئی ہیں۔
اس سلسلے میں بکثرت احادیث موضوع (من گھڑت) بھی اسی عنوان سے ہیں، لیکن صرف صحاحِ ستّہ(یعنی چھ صحیح مجموٴعہ احادیث) کی احادیث ہی قابل اعتبار ہیں۔
قرب قیامت کی علامات دو عنوان کی تحت جمع کی گئی ہیں چھوٹی علامات (صغریٰ) اور بڑی علامات (کبریٰ) بڑی دس ہیں، دجّال، دخّان، دابۃ الارض،یاجوج، ماجوج (قرآن میں مذکور) ہیں۔ تین بڑی لشکر کا زمین میں دھنس جانا اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، ظہور مہدی، ظہور دجّال کوئی پہلے کوئی بعد میں ہوگی۔ چھوٹی علامات میں ۹۰ فیصد سے زائد ظاہر ہو چکی ہیں۔ اب ظہور مہدیؒ اس سلسلے کی آخری کڑی ہوگی۔ جس سے پہلے عرب (سعودی) میں داخلی خلنشار ہوگا تین شہزادے خزانے کے لیئے ایك خلیفہ کی موت پر لڑ پڑینگے اور تینوں خزانے اور اقتدار سے محروم۔ ظہور مہدیؒ جو روایات کے مطابق فاطمی النسل ہونگے اور ظہور مسجد نبوی میں ہی ہوگا، اولیاء امت دیکھ کر بیعت کی درخواست کرینگے لیکن وہ مکّہ کا رُخ کرینگے اور حالت طواف میں حجرہ اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان عراق اور شام، فلسطین، اُردن، لبنان، سوریا کے ابدال و اقطاب انہیں پہچان کر بیعت پر اصرار کرینگے جو بالآخر قائم ہوگی (منافقین) کا ایك لشکر شام ہی سے ان سے لڑنے کیلئے آئے گا جو بیداء (مکّہ اور مدینہ کے درمیان) پر دھنسا دیا جائیگا اور یہ ثبوت ہوگا کہ مہدی حقیقی یہی ہیں۔
امام مہدی کے بارے میں اس کثرت سے احادیث واری ہوئی ہیں کہ معنوی اعتبار سے وہ حد تواتر تك پہنچ گئی ہیں۔ شیخ محمد برزنجی (متومی ۱۱۰۳ھ) اپنی کتاب "الاشاعت لاء شرائط الساعت" کے تیسرے باب میں کہتے ہیں کہ وہ بڑی بڑی علامتیں جن کے فوراً بعد قیامت آجائے گی کثرت سے ہیں ان میں سب سے پہلی نشانی ظہور مہدی ہے۔ اس سلسلہ میں حدیث کی مختلف روایات اس قدر زیادہ کہ ان کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ آپ کو معلوم ہونا چائیے کہ مہدی کا وجود، آخر زمانہ میں ان کا ظہور، سیدہ فاطمہؓ کی اولاد کی وجہ سے آل رسول ﷺ سے ان کی نسبت اس قدر تواتر سے حدیثوں میں ملتی ہے کہ اس سے انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہیں۔ نیز یہ کہ وہ آپ کے اہل بیت میں سے ہوں گے سات سال تك حکومت کریں گے زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے حضرت عیسیٰؑ نازل ہوں گے تو امام مہدی دجال کے قتل کے سلسلے میں ان کی مدد کریں گے اور یہ کہ وہ اس امت کے امام ہوں گے اور حضرت عیسیٰؑ ان کی اقتداء کریں گے۔

امام مہدیؓ کون؟

بن عبداللّٰہ ہو گا اس کا نام نبی ﷺ کے نام جیسا ہوگا اور اس کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام جیسا ہو گا۔

چنانچہ حضرت عبداللّٰہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿المهدي يواطئ اسمی، واسم ابیہ اسم ابی﴾

(کتاب الفتن: ص ٤٦٠)

"مہدی کا نام میرے نام کے موافق ہوگا اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام کے جیسا ہو گا۔"

اسی طرح مشکوٰۃ شریف میں ترمذی اور ابوداود کے حوالہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:

﴿عن عبداللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ ﷺ لا تزھب الدنیا حتی یملك العرب رجل من اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی رواہ الترمزی و ابوداؤد﴾

(مشکوٰۃ المصابیع: ص ٤٧٠)

"حضرت عبداللّٰہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "دنیا اس وقت تك ختم نہیں ہو گی جب تك کہ میرے گھر والوں میں سے ایك شخص، جس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا، پورے عرب کا مالك نہ ہوجائے۔"

ابوداود کی ایك روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

﴿لولم یبق من الدنیا الایوم لطول اللّٰہ ذلك الیوم حتی یبعث اللّٰہ فیہ رجلامنی اومن اھل بیتی یواطئ اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملأ الارض قسطاو عدلا کما ملئت ظلما و جوراً﴾(مشکوٰۃ المصابیح: ص ٤٧٠)

"اگر دنیا کے ختم ہونے میں صرف ایك دن باقی بچ جائے (اور مہدیؒ نہ آئے) تو اللّٰہ تعالیٰ اسی دن کو اتنا لمبا کردیں گے کہ اس میں مجھ سے یا (فرمایا کہ) میرے گھر والوں میں سے ایك آدمی کو بھیجیں گے جس کا نام میرے نام جیسا اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کی طرح ہوگا، وہ زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ پہلے ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہو گی۔"

اسی طرح حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کہ رسول اللّٰہ ﷺ نے فرمایا:

﴿لولم یبق من الدنیا الایوم لطول اللّٰہ ذلك الیوم حتی یملك رجل من اھل بیتی یملك جبال الدیلم والقسطنطینیة﴾ (مرقاۃ المفاتیح: ج ١٠ ص ١٧٤)

"اگر دنیا کی مدت ختم پونے میں صرف ایك دن باقی بچ جائے (اور مہدیؒ نہ آئے) تو اللّٰہ تعالیٰ اسی دن کو لمبا کردیں گے یہاں تك کہ میرے گھر والوں میں سے ایك آدمی دیلم اور قسطنطنیہ کے پہاڑوں کا مالك ہو جائے۔"

بھرحال! مذکورہ بالا روایات سے اتنی بات تو واضح ہو گئی کہ حضرت امام مہدیؒ کا نام، حضور ﷺ کے نام کی طرح "محمد" ہوگا اور ان کے والد کا نام حضور ﷺ کے والد کے نام کی طرح "عبداللّٰہ" ہوگا البتہ ان کی والدہ کے نام کے سلسلے میں کوئی روایت نہیں ملی، علامہ سید زنجیؒ نے بھی اپنی کتاب "الاشاعتہ لاشراط الساعتہ" میں یہی تحریر فرمایا ہے کہ "تلاش کہ باوجود مجھے آپ کی والدہ کا نام کھیں نہیں ملا۔"

(الاشاعہ: ص ٢٠٥)

لیکن حضرت مولانا محمد ادریس کاندھولیؒ اور مولانا بدر عالمؒ نے بھی بحوالہ شاہ رفیع الدینؒ کے امام مہدیؒ کی والدہ کا نام "آمنہ" تحریر فرمایا ہے چناچہ حضرت کاندھلوی نے "ظھور مہدی" کے عنوان کے تحت تحریر فرمایا ہے۔

"اس کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبداللّٰہ اور ماں کا نام آمنہ ہو گا۔" (عقائد الاسلام اول: ص ٦٣)

اور حضرت مولانا سید محمد بدر عالم صاحبؒ تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کا اسم شریف محمد، والد کا نام عبداللّٰہ، والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہوگا۔" (ترجمان النتہ ج٤ ص٣٧٢)

اس موقع پر یہ بات ذہن میں رہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام "محمد بن عبداللّٰہ" حدیث میں وارد نہیں بلکہ حدیث میں فقط اتنا ہے کہ ان کا نام حضور ﷺ کے نام کے مشابہ ہوگا اور ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے دو نام قرآن کریم میں صراحةً بیان کیے گئے ہیں۔

(١) محمد .... پورے قرآن میں چار مرتبہ استعمال ہوا۔

(٢) احمد .... قرآن میں ایك مرتبہ استعمال ہوا۔

اس لیے اب یہ کہا جائے گا کہ حضرت امام مہدیؓ کا نام محمد بن عبداللّٰہ ہو گا یا احمد بن عبداللّٰہ۔

حضرت امام مہدیؓ کا نسب:

اسی طرح حضرت امام مہدیؓ کے نسب کے سلسلے میں نعیم بن حماد ھی نے حضرت علیؓ کی یہ روایت ذکر کی ھے:

﴿عن علی بن ابی طالب رضی اللّٰہ عنہ قال: یا رسول اللّٰہ المھدی منا ائمۃ الھدی ام من غیرنا؟ قال بل منا، بنا یختم الدین کما بنافتح، وبنا یستنقذون من ضلالۃ الفتنۃ کما استنقذوا من ضلالۃ الشرک، وبنایؤلف اللّٰہ بین قلوبھم فی الدین بعد عداوۃ الفتنۃ کما الف اللّٰہ بین قلوبھم و دینھم بعد عداوۃ الشرک."﴾ (کتاب الفتن:ص ٢٦٢،کتاب البرھان: ج٢ ص ٥٧٣)

"حضرت علیؓ سے مروی ھے کہ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللّٰہ! مھدی ھم ائمہ ھدایت میں سے ھوں گے یا ھمارے علاوہ کسی اور خاندان سے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا نھیں! بلکہ وہ ھم میں سے ھوں گے، اور جس طرح دین کی ابتداء ھم سے ھوئی ھے اسی طرح اختتام بھی ھم پر ھی ھو گا، اور ھماری ھی وجہ سے لوگ فتنہ کی گمراھیوں سے نجات پائیں گے جس طرح کہ شرک کی گمراھی سے انھوں نے ھماری وجہ سے نجات پائی، نیز ھمارے ھی ذریعہ اللّٰہ تعالیٰ ان کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد اسی طرح دینی الفت پیدا فرمادیں گے جس طرح شرک کی عداوت کے بعد ان کے دلوں میں دینی الفت پیدا فرمائی۔"

حضرت امام مہدیؓ کا لقب اور کنیت:

جیسا کہ اس سے قبل یہ بات تفصیل سے بیان ھوچکی ھے کہ حضرت امام مھدی علیہ الرضوان کا اسم گرامی محمد بن عبداللّٰہ یا احمد بن عبداللّٰہ ھو گا چنانچہ سید بزرنجیؒ رحریرفرماتے ھیں:

﴿اما اسمہ ففی اکثر الروایات انہ محمد وفی بعضھا انہ احمد واسم ابیہ عبداللّٰہ﴾ (الاشاعہ: ص١٩٢)

"حضرت امام مھدی کا نام اکثر روایات میں محمد اور بعض میں احمد مزکور ھے اور ان کے والد کا نام عبداللّٰہ ھو گا۔"

یھی بات شیخ یوسف بن عبداللّٰہ الوابل نے اپنی کتاب اشراط الساعۃ ص٢٤٩ پر کھی ھے۔

اس سے معلوم ھوا کہ"مھدی" ان کا نام نھیں بلکہ لقب ھوگا اور نام کے ساتھ موسوم ھونے کی وجہ یہ ھو گی کہ مھدی، ھدایت سے ھے۔ چونکہ اللّٰہ تعالیٰ انھیں حق بات کھنے اور اس کے نفاذ کی توفیق عطاء فرمائیں گے اور اس پر ان کی رھنمائی اور دستگیری فرمائیں گے اس لیے ان کو "مھدی" کھتے ھیں چنانچہ سید بزرنجیؒ تحریر فرماتے ھیں:

﴿ولقبہ المھدی لان اللّٰہ ھداہ للحق، والجابر لانہ یجبر قلوب امۃ محمد ﷺ اولا نہ یجبر ای یقھر الجبارین والظلمین ویقصمھم﴾ (الاشاعہ:ص١٩٣)

" ان کا لقب "مھدی" ھوگا اس لیے کے اللّٰہ تعالیٰ حق کی طرف ان کی رھنمائی فرما ئیں گے۔ اسی طرح ان کا لقب "جابر" بھی ھو گا کیونکہ وہ امت محمدیہ کے زخمی قلوب پر مرھم رکھیں گے یا اس لیے کہ وہ ظالموں پر غالب آکر ان کی شان و شوکت کو ختم کردیں گے۔"

یہ عبارت حضرت امام کے دو لقب ظاھر کر رھی ھے ایک تو وھی جو مشھور و معروف ھے یعنی مھدی، اور دوسرا لقب "جابر" ھو گا لیکن یھاں یہ بات ذھن میں رھے کہ اس مقام پر "جابر" جبر سے نھیں جس کا معنی ظلم ھوتا ھے بلکہ یھاں "جابر"، "جبیرہ" سے ھے جو ٹوٹی ھوئی ھڈی کو جوڑنے کے لیے استعمال ھونے والی کھپچی کو کھتے ھیں۔ چونکہ امام مھدیؓ لوگوں کی تالیف قلب فرمائیں گے اس لیے ان کا لقب "جابر" ھو گا۔ یہ ان کو "جابر" کھنے کی وجہ یہ ھو گی کہ "جابر" کا معنی ھے "غالب" چونکہ وہ ظالموں پر غالب آجائیں گے اس لیے ان کا لقب "جابر" ھو گا۔

امام مھدیؓ کی کنیت ایک قول کے مطابق "ابو عبداللّٰہ" ھو گی اور ایک قول کے مطابق "ابوالقاسم" ھو گی چنانچہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ھیں:

﴿وکنیتہ ابو عبداللّٰہ وفی الشفاء للقاضی عیاض رحمہ اللّٰہ ان کنیتہٗ ابو القاسم﴾ (الاشاعہ:ص١٩٣)

" امام مھدیؓ کی کنیت ابوعبداللّٰہ ھو گی اور قاضی عیاض کی کتاب شفاء میں ھے کہ ان کی کنیت ابوالقاسم ھو گی۔"

لیکن ابوالقاسم کنیت رکھنے پر ایک حدیث سے اعتراض وارد ھو گا کہ جس میں حضور ﷺ کے نام اور کنیت کو ایک ھی شخص کے لیے جمع کرنے کی ممانعت وارد ھوئی ھے جبکہ حضرت امام مھدیؓ کا نام اور کنیت دونوں حضور ﷺ کے موافق ھوں گے؟ اس کا جواب یہ ھے کہ حدیث

میں جو ممانعت وارد ہوئی ہے کہ کوئی شخص حضور ﷺ کا نام اور کنیت اکھٹی نہ رکھے بلکہ یا تو صرف نام رکھے یا صرف کنیت، وہ حضور ﷺ کے زمانے پر معمول ہے کہ آپ کے زمانے میں کوئی شخص ایسا نہ کرے، ہاں بعد میں اجازت ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت محمد بن حنیفہؒ کی اپنے والد حضرت علیؓ سے یہ روایت منقول ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا:

﴿ارایت ان ولدلی بعدك ولداسمیه با سمك واکنیه بکنیتك قال نعم رواه ابو داؤد﴾ (مشکوٰۃ الصابیح: ص۴۰۸)

"آپ مجھے اس بارے میں بتائیے کہ اگر آپ کی وفات کے بعد میرے یہاں کوئی اولاد ہوئی تو آپ کے نام پر اس کا نام اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت رکھ دوں؟ فرمایا ہاں! کوئی حرج نہیں۔"

اس حدیث میں اس بات کی صراحۃً اجازت ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد آپ کے نام اور کنیت کو جمع کرنا جائز ہے چنانچہ حضرت ملا علی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿وقیل النهی مخصوص بحیاته لئلایلتبس خطابه بخطاب غیره وهذا هو الصحیح﴾ (مرقاۃ المفاتیح: ج۹ص۱۰۷)

"اور ایك قول یہ ہے کہ ممانعت حضور ﷺ کی زندگی کے ساتھ خاص تھی تاکہ التباس لازم نہ آئے اور یہی صحیح ہے۔"

حضرت امام مہدیؓ کی جائے پیدائش:

حضرت امام مہدیؓ کی ولادت باسعادت "مدینہ منورہ" میں ہوگی جیسا کہ نعیم بن حماد نے حضرت علیؓ کی یہ روایت نقل کی ہے۔

﴿المهدی مولده بالمدینة﴾ (کتاب الفتن:ص۲۵۹)

علامہ سید بزرنجیؒ نے بھی الاشاعہ میں نعیم بن حماد ہی کی مزکورہ روایت کو نقل کرتے ہوئے حضرت امام مہدیؓ کی جائے پیدائش مدینہ منورہ کو قرار دیا ہے۔

جبکہ انان قرطبیؒ نے اپنی کتاب "التزکرہ" میں امام مہدیؓ کی جائے پیدائش بلادمغرب میں بیان کی ہے۔ کماذکرہ البرزنجی فی الاشاعہ ص۱۹۴۔ لیکن صحیح اول ہی ہے۔

امام مہدیؓ کی سخاوت:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی سخاوت اس قدر عام ہوگی کہ ہر ایك پر اسکی بارش برسے گی اور اس قدر تام ہوگی کہ پھر کسی سے سوال کرنے کی نوبت نہیں آئے گی چنانچہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿یکون فی امتی المهدی ان قصر فسبع و الافتسع، تنعم فیه امتی نعمة لم یسمعوا بمثلها قط، تؤتی اکلها و لا تترك منهم شیئا والمال یومئذ کدوس، فیقوم الرجل فیقول یا مهدی! اعطنی فیقول خذ﴾ (التذکرہ:ص۶۹۹)

"میری امت میں مہدی ہوں گے جو کم از کم سات یا نو سال (خلیفہ) رہیں گے، ان کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہ سنی گئی ہوگی، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا چنانچہ ایك آدمی کھڑا ہوکر کہے گا کہ مہدی! کچھ مجھے بھی دیجئے! تو وہ اس سے فرمائیں گے کہ (حسب منشاء جتنا چاہو) لے لو۔"

اسی طرح حضرت ابو سعید خدریؓ ہی سے ایك اور روایت مروی ہے:

﴿عن ابی سعید الخدری قال: خشینا ان یکون بعد نبیناﷺ حدث، فسالنا النبیﷺ قال ان فی امتی المهدی یخرج یعیش خمسا اوسبعا او تسعا زید الشاك قال قلنا وما ذاك؟ قال سنین قال فیجئ الیه الرجل فیقول یا مهدی اعطنی اعطنی قال فیحثی له فی ثوبه ما استطاع ان یعمله.﴾ (ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۲)

"حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ (ایك مرتبہ) ہمیں حضور ﷺ کی وفات کے بعد پیش آنے والی احادیث کے خوف نے آگھیرا تو ہم نے اس سلسلے میں حضور ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا (گھبرانے کی کوئی بات نہیں) میری امت میں مہدی کا خروج ہوگا جو کہ پانچ یا

سات یا نو سال (بطور خلیفہ کے) زندہ رہیں گے۔ (سالوں کی تعداد میں راوی کو شک ہے۔) ہم نے عرض کیا کہ یہ سلسلہ کب تک رہے گا؟ فرمایا کئی سال پھر فرمایا کہ ایک آدمی ان کے پاس آکر کہے گا کہ اے مہدی مجھے کچھ دیجئے مجھے کچھ دیجئے! تو وہ لپ بھر بھر کر اس کے کپڑے میں اتنا ڈال دیں گے جس کو وہ اٹھا سکے۔" یعنی کسی آدمی میں جتنا وزن اٹھانے کی ہمت ہوسکتی ہے۔ امام مہدیؒ اس سے کم نہیں دیں گے۔

نیز حضرت ابو سعید خدریؓ ہی کی ایک مرفوع روایت میں یہ بات مزید وضاحت کے ساتھ آئی ہے۔

﴿من خلفائکم خلیفة یحثو المال حثیا ولا یعده عدا﴾ (مسلم شریف:۷۳۱۷)

"تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا لوگوں کو مال لَپ بھر بھر کر دیں گے اور اس کو شمار بھی نہیں کریں گے۔"

حضرت امام مہدیؒ کی سیرت و اخلاق:

"امام مہدیؓ حضور ﷺ کی سنت پر عمل کریں گے، کسی سوئے ہوئے شخص کی نیند خراب کر کے اسے جگائیں گے نہیں، ناحق خون نہیں بہائیں گے، ہاں! البتہ سنت کے خلاف کام کرنے والے سے جہاد کریں گے۔ تمام سنتوں کو زندہ کردیں گے اور ہر قسم کی بدعت کو ختم کیے بغیر چین نہ لیں گے، آخر زمانے ہونے کے باوجود دین پر اسی طرح قائم ہوں گے جس طرح ابتداء میں حضور ﷺ قائم تھے۔ ذوالقرنین سکندر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح پوری دنیا کے فرمانروا ہوں گے، صلیب کو توڑدیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے (عیسائیت کو مٹادیں گے۔) زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی، لوگوں کو حساب لپ بھر بھر کر مال دیں گے۔ مسلمانوں میں الفت، پیار و محبت اور نعمتوں کو لوٹا دیں گے، اور تقسیم بلکل ٹھیک ٹھیک کریں گے، آسمان میں رہنے والے ملائکہ بھی ان سے راضی ہوں گے اور زمین پر بسنے والے جاندار بھی ان سے خوش ہوں گے، پرندے فضاؤں میں، وحشی جانور جنگلات میں اور مچھلیاں سمندروں میں ان سے خوش ہوں گی۔ امت محمدیہ کے دلوں کو غنا سے بھر دیں گے حتیٰ کہ ایک منادی آوازدے گا کہ جس کو مال کی ضرورت ہو، وہ آکر لے جائے تو اس کے پاس صرف ایک آدمی آئے گا اور کہے گا کہ مجھے ضرورت ہے، منادی اس سے کہے گا کہ تم خزانچی کے پاس جاکر اس سے کہو کہ مہدی نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے چنانچہ وہ شخص خزانچی کے پاس آکر اسے پیغام پہنچا دے گا تو وہ کہے گا کہ تم حسب منشا جتنا چاہو لے لو، وہ شخص اپنی گود میں بھر بھر کر مال جمع کرنا شروع کردے گا کہ اچانک اسے شرم سی محسوس ہوگی اور اپنے دل میں کہے گا کہ تو امت محمدیہ کا سب سے لالچی انسان ہے، یہ سوچ کر وہ شخص اس مال کو واپس کرنا چاہے گا تو اس سے وہ مال واپس نہیں لیا جائے گا اور اس یہ کہا جائے گا کہ ہم لوگ کچھ دے کر واپس لینے والوں میں سے نہیں ہیں، ان کے زمانے میں تمام لوگ ایسی نعمتوں میں ہوں گے کہ اس سے پہلے اس کی مثال لوگوں نے سنی تک نہ ہوگی۔ بارشیں اس قدر کثرت سے ہوں گی کہ آسمان اپنا کوئی خطرہ پس اندوختہ نہیں چھوڑے گا، اور زمین اتنی پیداوار اگائے گی کہ ایک بیج بھی زخیرہ نہیں کرے گی، ان کے زمانے میں جنگیں ہوں گی، وہ زمین کے نیچے سے اس کے خزانوں کو نکال لیں گے اور شہروں کہ شہر فتح کرلیں گے، ہندوستان کے بادشاہ ان کے سامنے پابند سلاسل پیش کیے جائیں گے اور ہندوستان کے خزانوں کو بیت المقدس کی آرائش و تزئین کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ لوگ ان کے پاس اس طرح آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنی ملکہ اور سردار کے پاس آتی ہیں حتیٰ کہ لوگ اپنی سابقہ نیک حالت پر واپس آجائیں گے۔ اللّٰہ تعالیٰ تین ہزار فرشتوں کے ژریعے ان کی مدد فرمائیں گے جو ان کے مخالفین کے چھروں اور کولھوں پر مارتے ہوں گے، ان کے لشکر کے سب سے آگے جبریلؑ اور حفاظت کی خاطر سب سے پیچھے میکائیلؑ ہوں گے، ان کے زمانے میں بھیڑیے اور بکریاں ایک ہی جگہ چریں گے، بچے سانپ اور بچھوؤں سے کھیلیں گے اور وہ ان کو کچھ نقصان نہ پہنچاسکیں گے، انسان ایک مُد (خاص مقدار) بوئے گا اور اس سے سات سو کی پیداوار ہوگی۔ سودخوری، وباؤں کا نزول، زنا اور شراب نوشی ختم ہوجائے گی۔ لوگوں کی عمریں لمبی ہوں گی، امانتوں کی ادائیگی کا اہتمام کیا جائے گا۔ شریر و بدکار لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔ حضور ﷺ کی اولاد و اهل بیت سے بغض رکھنے والا کوئی نہ رہے گا، امام مہدیؓ محبوبِ خلائق ہوں گے۔ اللّٰہ تعالیٰ ان کے ذریعے انتہائی خطرناک فتنے کی آگ کا بجھائیں گے۔ اور زمین میں اتنا امن و امان پیدا ہوجائے گا کہ ایک عورت بغیر کسی مرد کے پانچ عورتوں کے ساتھ مل کر حج کر آئے گی اور اسے اللّٰہ کے علاوہ کسی کا کوئی خوف نہیں ہوگا، نیز انبیاء کرام علیهم السلام کے اسفار میں لکھا ہے کہ امام مہدیؓ کے فیصلوں میں

ظلم و نا انصافی کا کوئی شائبہ تک نہیں ہوگا۔" (الاشاعتہ لاشراط الساعتہ:ص۱۹۶۔۱۹۷)

طاؤس سے منقول ھے کہ امام مھدیؓ اپنے اعمال کی کڑی نگرانی کرنے والے، سخی اور مسکینوں پر رحم کرنے والے ہوں گے۔ (کتاب الفتن:ص۲۵۰)

الغرض! وہ تمام خوبیاں جو ایک عمدہ قائد اور اچھے امیر میں ہونی چاھئیں، وہ ان تمام سے متصف ہوں گے اور رذیلہ سے پاک ہوں گے اور اللّٰہ تعالیٰ ان کی یہ حالت یکایک بنا دیں گے جیسا کہ اس سے قبل آپ یہ روایت پڑھ آئے ھیں کہ۔ مھدی ھمارے گھر والوں میں سے ہوں گے جن کی اصلاح اللّٰہ تعالیٰ ایک رات میں ھی کردیں گے۔"

علاماتِ ظھور مھدیؓ:

ویسے تو حضرت امام مھدیؓ کے ظھور کی بھت سی علامات ھیں جن کے ظھور پر ھر انسان سمجھ جائے گا کہ یھی مھدی موعود ھیں مثلاً امام مھدیؓ سے قبل سفیانی کا خروج وغیرہ۔ جس کی تفصیلات آئندہ آپ کے سامنے پیش ہوں گی۔ لیکن یھاں ان میں سے چند ایک ھی کو بیان کیا جائے گا۔

علامات نمبر۱:

حضرت امام مھدیؓ کی شناخت کے لیے ایک علامت یہ ہوگی کہ ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر روانہ ہوگا اور جب وہ لشکر مکہ اور مدینہ کے درمیان پھنچے گا تو اس پورے لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، مقام بیداء میں لشکر کے زمین میں دھنس جانے کی روایات امام مسلم اور امام ابن ماجہ دونوں نے تخریج کی ھیں۔

علامات نمبر۲:

مطرالوراق نے ظھور امام مھدیؓ کی علامت کفر کا پھیل جانا بیان کی ھے۔ چنانچہ نعیم بن حماد روایت کرتے ھیں:

﴿لا یخرج المھدی حتی یکفر باللّٰہ جھرۃ﴾ (کتاب الفتن:ص۲۳۱)

" امام مھدیؓ کا ظھور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ علانیتہً اللّٰہ تعالیٰ کے ساتھ کفر نہ کیا جانے لگے۔"

علامت نمبر۳:

حضرت امام مھدیؓ کے ظھور سے قبل قتل و غارت گری اس قدرعام ھو جائے گی کہ ھر نو میں سے سات افراد قتل ہوجائیں گے چنانچہ ابن سیرینؒ سے نعیم بن حماد نے یہ روایت اس طرح نقل کی ھے:

﴿لا یخرج المھدی حتی یقتل من کل تسعۃ سبعۃً﴾ (کتاب الفتن:ص۲۳۱)

اسی طرح کی ایک روایت حضرت علی کرم اللّٰہ وجھہ سے بھی بایں الفاظ منقول ھے:

﴿لا یخرج المھدی حتی یقتل ثلث، ویموت ثلث، ویبقی ثلث﴾ (حوالۂ بالا)

" امام مھدیؓ کا ظھور نہیں ہوگا یھاں تک کہ ایک تھائی افراد قتل ھو جائیں گے، ایک تھائی اپنی طبعی موت مرجائیں گے اور ایک تھائی باقی بچیں گے۔"

اس کی مزید تفصیلات عنقریب آپ کے سامنے آئیں گی۔ انشاء اللّٰہ۔

علامت نمبر٤:

ظھور امام مھدیؓ کی علامت کے طور پر " دریائے فرات کا پانی ختم ہوجائے گا اور اس میں سے سونے کا ایک پھاڑ ظاھر ہوگا۔"

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے:

﴿لاتقوم الساعة حتی یحسر الفرات عن جبل منن زهب یقتتل علیه الناس فیقتل تسعة اعشارهم﴾ (الاشاعہ:ص۲۳۹)

”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ دریائے فرات کا پانی ختم ہو کر اس میں سے سونے کا پہاڑ ظاہر نہ ہو جائے۔ لوگ اس کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے اتنا لڑیں گے کہ ہردس میں سے نو آدمی قتل ہوجائیں گے۔“

علامت نمبر۵:

حضرت امام مہدیؒ کے ظہور کی ایک عجیب و غریب علامت جوکہ سائنسی نقطہ نظر کے بالکل خلاف ہوگی کہ جس سال ان کا ظہور مقدر ہوگا اس کے رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور اسی رمضان کی پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا اور یہ دونوں چیزیں تخلیق کائنات سے لے کر اب تک اس طرح ظہور پزیر نہیں ہوئیں کہ کسی مہینے کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوپھر اس کی پندرہ تاریخ کو سورج گرہن ہوجائے کیونکہ سائنسی نقطۂ نظر اور جدید فلکیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی مہینے کی ۱۵،۱۴،۱۳ تاریخوں کے علاوہ چاند گرہن ممکن نہیں۔

اور اتفاق کی بات ہے کہ اس سال (۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء) کے رمضان المبارک میں چاند گرہن اور سورج گرہن کا واقع پیش آچکا ہے۔ لیکن اس کی نوعیت یہ تھی کہ چاند گرہن نصف رمضان کو اور سورج گرہن آخر رمضان کو ہوا اور یہ فلکیات کی روح سے ممکن ہے اور اس سے قبل بھی کئی مرتبہ رمضان المبارک کے مہینے میں کسوف و خسوف ہوا ہے، لیکن مزکورہ بالا علامت کے طور پر نہ ہونے کی وجہ سے ظہور مہدی کی علامت پوری نہ ہو سکی کیونکہ یہ دونوں علامتیں ایسی ہیں کہ تخلیق کائنات سے لے کر اب تک ان کا ظہور نہیں ہوسکتا چنانچہ علامہ ابن حجر ہیتمی مکیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿لمهدینا آیتان لم تکونا منذ خلق اللّٰه السموات والارض، ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه.﴾ (القول المختصر:ص۵۷،الاشاعہ:ص۱۹۹،الحاوی:ج۲ص۷۸)

اس کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوچکا۔

مشہور ماہر فلکیات اور جامعہ اشرفیہ کے سابق شیخ الحدیث مولانا محمد موسیٰ روحانی بازیؒ اپنی کتاب ”فلکیات جدیدہ“ میں ”سیروس“ کے عنوان کے تحت فرماتے ہیں:

”قدیم ہیئت کے ماہرین نے کسوف و خسوف کے اوقات کے انضباط کے لیے ایک ضابطہ وضح کیا ہے اسے سیروس کہتے ہیں یہ آج تک مسلم وصحیح سمجھا جاتا ہے وہ ضابطہ یہ ہے کہ اگر آج کسوف یا خسوف ہوتو ۶۵۸۵،۳ ایام کے بعد بالفظ دیگر ۱۸ سال ۱۱/۱/۳دن کے بعد پھر اس کا اعادہ ہوگا البتہ سابقہ مقام پر ان کا نظر آنا ضروری نہیں۔ خسوف و کسوف کی تاخیر کا اوسط ۸ گھنٹہ ہے، لہٰزا تین دورۂ سیروس کے بعد وہ پھر تقریباً انھی مقامات پر نظر آئیں گے۔“ (فلکیات جدیدہ:ص۲۳۷)

یہ ضابطہ لکھنے کے بعد حضرت نے ”خسوف قمر کی تشریع“ کا عنوان قائم کر کے تحریر فرمایا ہے کہ:

”سابقہ بیان سے واضح ہوا کہ خسوف ایم استقبال یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں کے علاوہ ناممکن ہے۔“ (فلکیات جدیدہ:ص۲۳۸)

بعض حضرات کو حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی اس علامت میں ترددپیش آیا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اس کا انکار کردیا ہے چنانچہ ماہنامہ البلاغ کے شمارہ صفرالمظفر ۱۴۲۴ھ میں مولانا عمر فاروق لوہاروی کا ایک مضمون ”کیا ظہور مہدی ۲۰۰۴ء میں؟“ کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں موصوف نے اس بات کی پرزور اور مدمل تردید کی ہے کہ امام مہدیؒ کے ظہور کے لیے ماہ وسن کی تعیین درست نہیں۔ یہاں تک تو بات صحیح تھی۔ لیکن آگے موصوف اس تردید میں ماہرین فلکیات کی رائے پیش کر کے جو بات سمجھے ہیں، درحقیقت اس میں انہیں اشتباہ ہوا ہے۔

چنانچہ موصوف فنی اعتبار سے گہن والی روایت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”مزکورہ فنی وجوہ کی وجہ سے یہ روایت پایۂ اعتبار سے گرجاتی ہے اس لیے ظہور مہدیؒ جیسے اہم مسئلہ کے لیے اس کو بطور دلیل قرار نہیں دیا جاسکتا ہے اور نہ اس سے یہ عقیدہ ثابت کیا جاسکتا ہے کہ حضرت مہدیؒ کے وقت میں ایسے گھنوں کا ہونا ضروری ہے اور وہ گھن حضرت مہدیؒ کی علامت ہیں۔“ (البلاغ:ص٣٦)

موصوف کی یہ عبارت اس قدر واضح ہے کہ مزید وضاحت کی ضرورت نہیں اور ان کا یہ مدعا واضح ہے کہ اس سورج گھن کو ظہور مہدیؒ کی علامت نہیں قرار دیا جاسکتا، حالانکہ یہ تو کہا جاسکتا ہے کہ امام مہدیؒ کے ظہور کے لیے ماہ وسن کی تعیین درست نہیں لیکن سرے سے اس علامت کا انکار کردینا ناروا ہے جو آغاز تخلیق سے لے کر اب تک رونما ہی نہیں ہوئی جیسا کہ یہ بات پیچھے بیان ہوئی اور علامت تو ہوتی ہی خلاف عادت اور خرق عادت کے طور پر ہے۔

علامت نمبر٦:

صرف یہی نہیں کہ امام مہدیؒ کے ظہور کے وقت چاند گرہن ایک مرتبہ ہوگا بلکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال رمضان کے مہینے میں دومرتبہ چاند گرہن ہوگا، ایک مرتبہ تو رمضان المبارککی پہلی رات میں ہوگا اور دوسرا اس کے علاوہ ہوگا اور ایک مہینے میں کئی مرتبہ گرہن ہونا جدید فلکیات کی رو سے نا ممکن نہیں۔

علامت نمبر٧:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کے وقت ایک اور آسمانی علامت کا ظہور ہوگا چنانچہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿ومنھا طلوع نجم لہ ذنب یضیئ﴾ "الاشاعہ:ص١٩٩)

” اور ان علامت میں سے یہ بھی ہے کہ ایک روشن دم دار تارا ظاہر ہوگا“

حسب بیان سید موصوف اس کا وقوع ہوچکا ہے لیکن ایک دفعہ وقوع سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوبارہ اس کا وقوع نہ ہوگا اور پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دم دار کوئی الگ نوعیت کا ہو۔

علامت نمبر٨:

مشرق کی طرف سے ایک انتہائی عظیم آگ کا تین یا سات راتوں تک مسلسل ظاہر رہنا بھی علامات ظہور مہدی میں شمار کیا گیا ہے۔ (حوالۂ بالا)

علامت نمبر٩:

آسمان کا انتہائی سرخ ہو جانا اور اس سرخی کا افق پر پھیل جانا۔

یادرہے کہ افق کی یہ سرخی عام معمول کی سرخی نہیں ہوگی بلکہ اس سے ہٹ کر ہوگی نیز سیاہی اور سرخی کا چھا جانا دوالگ وقتوں میں ہوگا نہ کہ ایک ہی وقت میں۔

علامت نمبر١٠:

ظہور مہدی پر دلالت کرنے والی علامت میں وقت کا انتہائی تیز رفتاری سے گزرنا بھی ہے جس کی وجہ بظاہر وقت میں بے برکتی کا پیدا ہوجانا ہوگا چنانچہ حضرت سید برزنجیؒ فرماتے ہیں:

﴿ ومنھا طلوع القرن ذی السنین﴾ (الاشاعہ:ص٢٤٤)

اور اس کی تائید ترمزی شریف کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں حضور اکرمﷺ نے فرمایا:

﴿ کاتقوم الساعة حتی یتقارب الزمان فتکون السنة کالشھر والشھر کالجمعة وتکون الجمعة کالیوم ویکون الیوم کالساعة وتکون الساعة کالضر مة بالنار﴾ (رواہ الترمزی، مشکوٰۃ:ص ٤٧٠)

”قیامت اس وقت تك مھیں آئے گی جب تك کہ زمانہ قریب نہ ھوجائے (اس تیزی سے نہ گزرنے لگے کہ) سال مھینہ کے برابر، مھینہ ھفتہ کے برابر، ھفتہ دن کے برابر، دن ایك گھنٹے کے برابر اور ایك کھنٹہ آگ کا شعلہ سلگنے کے برابر نہ ھوجائے“

اس حدیث کی شرح کرتے ھوئے ملا علی قاریؒ نے امام خطابیؒ کا یہ قول نقل فرمایا ھے:

﴿ قال الخطابی ویکون ذلك فی زمن المھدی او عیسی علیہ الصلوۃ والسلام او کلیھما قلت والا خیر حوالاظھر وظھور ھذا الامر فی خروج االدجال وھوفی ذمانھما﴾ (مرقاۃ الفاتیح:ج١٠ص١٦٩)

”امام خطابیؒ نے فرمایا ھے کہ ایسا امام مھدیؒ یا حضرت عیسٰیؑ یا دونوں کے زمانے میں ھوگا، میں کھتا ھوں کہ آخری قول ھی زیادہ ظاھر ھے کیونکہ یہ معاملہ خروج دجال کے وقت پیش آئے گا اور دجال کا خروج ان دونوں بزرگوں کے زمانے میں ھوگا۔“

ظھورِ مھدی کی یقینی علامت:

کعبہ شریف کے نزدیك مھدی کے ھاتھ پر بیعت ھوگی۔ رکن اور مقام ابراھیم کے درمیان وہ لوگ بیعت کریں گے جن کے پاس نہ کوئی قوت ھوگی، نہ تعداد اور نہ ھی سازوسامان وہ کعبہ شریف کی پناہ لیں گے۔ مسلمانوں کا ایك لشکر ان سے لڑنے کے لئے بھیجا جائے گا تاکہ ان کا خاتمہ کردیا جائے۔ ”عجب بات تو یہ ھے کہ میری امت کے لوگ کعبے کا قصد کریں گے تاکہ قریش کے اس آدمی کو پکڑیں جس نے بیت اللّٰہ میں پناہ لی ھوگی۔ یھاں تك کہ مدینہ سے تھوڑی دورذی الحلیفہ کے مقام پر زمین میں دھنس جائیں گے۔ یعنی زمین پھٹ کر ان کو نگل جائے گی۔ ایك یا دو بھگوڑے بچیں گے جو لوگوں کو دھنسنے کے واقعہ کی خبردیں گے۔“ اس وقت سب کو معلوم ھو جائے گا کہ بیت اللّٰہ کا یہ پناہ گزین فوج کو زمین دوز کردے گا۔

یہ دیکھ کر لوگ گروھوں اور جماعتوں کی شکل میں ان کی بیعت کریں گے۔ شام کے ابدال (صالحین) اور عراق کے اولیاء اور نیك لوگوں کی جماعتیں اس کے پاس آکر ان کی بیعت کریں گی اور سب پر ان کی بیعت واجب ھوگی۔ پس ظھورِ مھدی کی یقینی علامت یہ ھے کہ جو فوج ان کے خلاف لڑنے کے لئے بھیجی جائے گی وہ زمین میں دھنس جائے گی۔

(١) ھمارے پاس کوئی صحیح دلیل نھیں ھے جس کی بناء پر ھم اس بات کا تعیین کرسکیں کہ کعبہ کے نزدیك ان کی بیعت سے پھلے مھدی کا خروج کس جھت سے ھوگا۔ ایك روایت ھے کہ ان کا خروج مشرق سے ھوگا۔ حافظ ابن کثیر نے اپنی کتاب (الفتن والملاحم) میں یھی قطعی رائے پیش کی ھے۔ ایك روایت یہ ھے کہ مدینہ کا ایك آدمی بھاگ کر مکہ جائے گا، جیسے کہ اس حدیث میں بیان ھوا ھے جس کے آغاز میں یہ لکھا ھے کہ اختلاف خلیفہ کی موت کے وقت ظاھر ھوگا۔ اس کی سند میں مشھور قول ھے۔

میری رائے یہ ھے کہ عین ممکن تھا کہ جس طرح مھدی کی صفات اور علامات کے بارے میں واضح نصوص وارد ھوئی ھیں اسی طرح رسول اللّٰہ ﷺ کی کوئی واضح نص اس کے خروج کی جگہ کا تعین کردیتی مگر اللّٰہ کی ایك خاص حکمت کے تحت یھی بھتر تھا کہ ان کے خروج کی جگہ اور ان کی روانگی کے مقام کو مخفی رکھا جائے تاکہ قیام گاہ محفوظ رھے، خواہ یہ قیام گاہ مشرق میں ھو یا مغرب میں اور دشمن مکر کے تیر ان پر برساکر اور جام غضب ان پر انڈیل کر انھیں ایزانہ پھنچاسکیں۔ یہ اسی صورت میں ممکن تھا جب نبی معصوم ﷺ کی کوئی حدیث ان تك پھنچ کر مکان کا تعین کردیتی، غالباً یھی وہ حکمت ھے جس کے تحت مھدی کے خروج کے مقام کو ھم سے مخفی رکھا گیا ھے۔

(٢) رسول اللّٰہ ﷺ کی احادیث میں لشکر کے زمین میں دھنسنے کا منظر اس طرح بیان کیا گیا ھے کہ سارا نقشہ آنکھوں کے سامنے گھوم جاتا ھے۔ جب مھدی کو پکڑنے کے ارادے سے لشکر تیز تیز چل رھا ھوتا ھے جو لشکر کا درمیانی حصہ زمین میں دھنس جاتا ھے۔ زمین میں دھنس کروہ آخری حصے کی نگاھوں سے اوجھل ھو جاتا ھے اور اس کا نام و نشان تك باقی نھیں رھتا۔ باقی لشکر کے بھی ھوش اُڑجاتے ھیں اور اس پر خوف طاری ھوجاتا ھے۔ وہ لوگ ایك دوسرے کو پکارنے لگتے ھیں۔ فوج کا اگلا حصہ پچھلے حصے کو پکارتا ھے مگر جواب ملنے سے پھلے ان کو بھی

عزاب آلیتا ھے۔ دھنسنے سے پھلے زمین کے اندر سے آوازوں کا شور اور گونج سنائی دیتی ھے۔ اس عزاب سے صرف ایك یا دو آدمی بچتے ھیں جو لوگوں کو بتاتے ھیں کہ لشکر پر کونسی بلا نازل ھوئی۔

(۳) مھدی اور ان کے ساتھیوں کے پاس نہ نفری ھوگی نہ سامانِ جنگ اور نہ کوئی اور طاقت۔ جو لشکرِ جرّار ان کے خاتمے کے لئے نکلے گا وہ پیادہ فوج پر مشتمل ھوگا۔ یہ اس بات کی دلیل ھے کہ ھر مجدون والی اتحادی جنگ جو ظھور مھدی سے تھوڑی دیر پھلے ھوگی ایك تباہ کن جنگ ھوگی جس میں میزائل، لڑاکا ھوائی جھاز اور جنگی اھمیت کا دوسرا اسلحہ فنا ھو جائے گا۔ وگر نہ اس لشکر کو شام سے مکہ تك صحرانوردی کی تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت تھی۔ معاملہ کی نزاکت کا تقاضہ تو یہ تھا کہ وہ جھازوں کے ذریعہ مھدی کی رھائش تك پھنچ جاتے جیسا کہ ۱٤۰۰ھ (۱۹۸۰ء) میں حرم شریف کے حادثہ میں ھوا تھا جھاں طیاروں نے حرم شریف کے اوپر پرواز کی تھی تاکہ ان بنیادوں پر بم پھینکیں جن میں مسلح افراد پناہ لئے ھوئے تھے۔

(٤) لشکر کے زمین میں دھنسنے کا مطلب یہ ھے کہ اللّٰہ نے ان سے انتقام لیا اور عبرتناك سزادی۔ کیونکہ زمین میں سھنسنا بھی ایك قسم کا عزاب اور انتقام ھے، اگرچہ حدیث میں ان آدمیوں کے درمیان تمیز کی گئی ھے جو جنگ کے ارادے سے نکلے تھے اور جو بامر مجبوری نکلے تھے یا جو مسافر تھے او اس عزاب کے وقت ذوالحلیفہ کے مقام پر اتفاقاً موجاد تھے۔ حدیث یہ بھی بتاتی ھے کہ ھر ایك کو اس کی نیت کے مطابق قیامت کو اٹھایا جائے گا۔ ھم اس بات سے اللّٰہ کی پناہ مانگتے ھیں کہ ھم اس بدنصیب اور خستہ حال لشکر میں شامل ھوں جس کو اللّٰہ زمین میں دھنسادے گا، تاکہ خلیفہ آخر الزماں مھدی منتظر محمد بن عبداللّٰہ بن الحسن بن فاطمہ بنت رسول اللّٰہﷺ کو تائید غیبی حاصل ھو۔ جونھی لشکر زمین میں دھنسے گا مھدی کاچرچا ھو جائے گا اور مشرق مغرب سے بیعت کرنے والوں کے وفد اس کے پاس آئیں گے اور اس کے ھاتھ میں ھاتھ دے کر مدد کا وعدہ کریں گے اور اللّٰہ کے نام کی سربلندی کے لئے اس کی بیعت کریں گے ان کا نعرہ ایك ھی ھوگا "فتح یا شھادت"۔ مھدی کی خاطر موحدین کا ایك لشکر جمع ھو جائے گا۔ انھیں آرام و سکون کی فرصت نہ ھوگی، وہ تو ایسے معرکوں اور جنگوں میں کود پڑیں گے جن میں آنکھیں انگاروں کی طرح سرخ ھوجائیں گی، تلواریں چمکیں گی، گھوڑے ھنھنائیں گے اور دل اچھل کر حلق میں آجائیں گے۔ مقتولین کی تعداد اتنی زیادہ ھوگی اور خون کی اس قدر فراوانی ھوگی کہ گھوڑے اس خون میں کودتے پھریں گے۔ ارتداد کا فتنہ سخت ھوگا۔ ھم اللّٰہ سے سلامتی اور ثابت قدمی کی دعا کرتے ھیں۔

حضرت امام مھدیؒ جھاد کریں گے:

۔ جزیرۃ العرب کے عرب مسلمانوں سے

۔ فارس کے شیعہ مسلمانوں سے

۔ امریکہ اور روس (روم) سے

۔ لادین ترکوں سے (قسطنطنیہ میں)

۔ یھودیوں سے

۔ روما سے

۔ کمیونسٹوں سے (خوزستان و کرمان میں)

ان سب جنگوں میں مھدی علیہ السلام کی فوج کو فتح ھوگی۔ سب تعریفوں کا سزاوار وہ ھے جو تمام جھانوں کا پالن ھارھے۔

مھدی کی بڑی بڑی جنگوں کی وقتی (زمانی) ترتیب:

مھدی کی پھلی جنگیں بالترتیب جزیرۃالعرب (سعودی عرب) فارس (ایران) روم، قسطنطنیہ، یھودیوں، مغرب کے عیسائیوں (اٹلی) ترکوں اور خوزستان و کرمان (چین، روس، جاپان) کے ساتھ ھوں گی۔ اس کی تفصیل یوں ھے:

پھلے ان احادیث کا ذکر جو اس سلسلہ میں مروی ھیں:

۱. اللّٰہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”پہلے تم جزیرۃالعرب پر چڑھائی کرو گے۔ اللّٰہ تمہیں فتح دے گا۔ پھر فارس پر، پھر روم پر حملہ کرو گے۔ اللّٰہ تمہیں فتح دے گا۔ پھر تم دجال سے جہاد کرو گے۔ اللّٰہ تمہیں فتح دے گا۔

۲. اللّٰہ کے رسول ﷺ کا قول ہے: ”بیت المقدس کی آبادی کے بعد یثرب کی بربادی ہوگی۔ یثرب کی بربادی کے بعد خونریز محرکہ کا آغاز ہوگا۔ اس کے بعد قسطنطنیہ فتح ہوگا اور اس کے بعد دجال کا ظہور ہوگا۔

۳. اللّٰہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں سے لڑنہ لیں۔ مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ ایک یہودی کسی درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپ جائے گا تو وہ درخت یا پتھر پکار اٹھے گا: ”اے مسلمان! اے اللّٰہ کے بندے! یہ میرے پیچھے یہودی ہے، آؤ اسے قتل کرو۔ صرف غرقد (کانٹے دار جھاڑی جو بیت المقدس کے قریب وجوار میں ہوتی ہے، جو چھونے والے کو تکلیف دیتی ہے) کا درخت یہ بات نہیں کہے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے“۔

٤. اللّٰہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت بپا نہیں ہوگی جب تک تم خوزستان اور کرمانکے عجمیوں سے جنگ نہ کرلو گے جن کے شہرے سرخ، ناک چپٹے اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی، یوں معلوم ہوگا جیسے ان کے چہرے ہتھوڑوں سے کوٹی ہوئی ڈھالیں ہیں“۔

٥. اللّٰہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا گیا: قسطنطنیہ یا روم میں سے کونسا شہر پہلے فتح ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ہرقل کا شہر پہلے فتح ہوگا“ یعنی قسطنطنیہ روم سے پہلے فتح ہوگا۔

مہدی کی جنگوں کی تفصیل:

پہلی جنگ: جزیرۃالعرب کی جنگ

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”تم جزیرۃالعرب پر چڑھائی کرو گے۔ اللّٰہ تمہیں فتح دے گا“۔

یہ اس زمانہ میں ہوگا جب اہل روم عہد شکنی کرکے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے فوج جمع کرلیں گے۔ لشکر کے دھنس جانے کے بعد مہدی سے لڑنے والا سب سے پہلا لشکر یہی جزیرۃالعرب کے مسلمانوں کا لشکر ہوگا۔ سفیانی نامی قریش کا ایک آدمی یہ لشکر تیار کرے گا اور اپنے ننھیال بنو کلب سے مدد لے گا۔ وہ مہدی سے جنگ کے لئے نکلیں گے۔ مہدی ان کو بدترین شکست دے گا۔ بڑا مال غنیمت اس کے ہاتھ لگے گا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ نامراد وہ ہے جو بنو کلب کی غنیمت میں موجود نہ ہوگا۔ اس جنگ کے بعد جزیرۃالعرب مہدی کے لئے اپنے دروازے کھول دے گا۔ وہ اس پر قبضہ جمالے گا اور پورے علاقے کو زیرنگین کرے گا۔ اور اللّٰہ کے رسول ﷺ کی یہ بات سچی ثابت ہوگی کہ تم جزیرۃالعرب پر یورش کرو گے اور اللّٰہ اسے تمہارے لئے فتح کردے گا۔

دوسری جنگ: فارس (ایران) کی جنگ

نبی ﷺ نے فرمایا:

”اور تم فارس پر حملہ کرو گے اور اللّٰہ اسے تمہارے لئے فتح کردے گا“۔

فارس (ایران) سے امامی یا اثناعشری شیعوں کا ایک لشکر نکلے گا۔ وہ اہل سنت کے بدترین دشمن ہیں۔ وہ ان کے بارے میں نہ قرابت کا پاس کرتے ہیں نہ قول و قرار کا اور نہ اس بات پر ان کو شرم محسوس ہوگی کہ وہ اس مہدی کے خلاف لڑنے کے لئے لشکر روانہ کررہے ہیں جو وہ بارھواں امام نہیں جس کا وہ انتظار کررہے ہیں۔ مہدی ان کو بدترین شکست سے دوچار کردے گا۔ مہدی کا جھنڈا کبھی نہیں جھکے گا۔ اس کے جھنڈے سفید اور زرد رنگ کے ہوں گے، جن میں دھاریاں ہوں گی اور ان میں اللّٰہ کا اسم اعظم لکھا ہوگا۔

تیسری جنگ: اہل روم (امریکہ اور یورپ) کی جنگ

یہ جنگ الملحمۃ الکبریٰ ہوگی۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

”پھر تم روم پر حملہ کرو گے۔ اللہ اسے فتح کردے گا“

یہ ملحمۂ کبریٰ (بڑا خونریز معرکہ) ہے۔ یہ جنگ سب جنگوں سے سخت ہوگی۔ یہ وہی جنگ ہے جو رومیوں کے ہر مجدون کی جنگ سے لوٹنے کے نوماہ بعد ہوگی۔ عہد شکنی کے عرصہ میں رومی بادشاہ چھپ چھپ کر اکٹھے ہوں گے۔ وہ لشکر جرار کے کر ہماری طرف آئیں گے۔ جس میں تقریباً ایک ملین سپاہی ہوں گے۔

معرکہ کی رفتار، اس کے نتائج اور اس کا مقام: امام مسلم نے صحیح میں ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک رومیوں کا لشکر اعماق یا دابق میں فروکش نہ ہوجائے گا۔ ان کے مقابلے کے لئے مدینہ سے ایک لشکر نکلے گا جو اس زمانہ کے بہترین لوگوں پر مشتمل ہوگا۔ جب وہ صف بندی کرلیں گے تو رومی ان سے کہیں گے کہ تم ہمارے درمیان اور ان لوگوں کے درمیان جو ہم سے قیدی بنائے گئے ہیں رکاوٹ نہ بنو، ہمیں ان سے لڑنے دو۔ وہ جواب دیں گے نہیں اللہ کی قسم ہم اپنے بھائیوں سے لڑنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ چنانچہ لڑائی شروع ہوجائے گی۔ ایک تہائی شکست کھا جائیں گے۔ اللہ کبھی ان کی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ ایک تہائی قتل؛ ہوجائیں گے جو اللہ کے نزدیک بہترین شہید شمار ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے، انہیں کبھی بھی آزمائش میں نہیں ڈالا جائے گا۔ وہ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ وہ زیتون کے درختوں پر اپنی تلواریں لٹکا کر مالِ غنیمت کی تقسیم میں لگ گئے ہوں گے کہ شیطان آواز دے گا کہ مسیح (دجال) نے پیچھے سے تمہارے اہل و عیال کو پکڑ لیا ہے۔ وہ نکل کر جائیں گے تو یہ بات جھوٹ ثابت ہوگی۔ جب وہ شام پہنچیں گے تو دجال کا خروج ہوگا۔ ابھی وہ لڑنے کے لیے اپنی صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کھڑی ہوجائے گی اور عیسٰیؑ بن مریم کا نزول ہوگا۔ وہ دجال کی طرف جائیں گے۔ جب اللہ کا دشمن انہیں دیکھے گا تو نمک کی مانند پگھل جائے گا۔ اگر عیسٰیؑ اسے چھوڑ دیتے تو وہ پگھل پگھل کر مرجاتا مگر وہ اسے اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے اور اپنے چھوٹے نیزے پر اس کا خون لوگوں کو دکھائیں گے“۔

معرکہ کے واقعات کی اور بھی تفصیل ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: مسلمان موت کا ایک دستہ (Death Squad) تیار کریں گے جو صرف غلبہ کی صورت میں واپس آئے گا۔ وہ باہم لڑیں گے یہاں تک کہ ان کہ درمیان رات حائل ہوجائے گی۔ چنانچہ دونوں لشکر بغیر غلبہ کہ لوٹ آئیں گے۔ وہ دستہ فنا ہو جائے گا۔ پھر مسلمان ایک اور دستا موت کے لیے تیار کریں گے جس کا کام صرف یہ ہوگا کہ وہ صرف فتح حاصل کر کے لوٹے۔ ان کی آپس میں لڑائی ہوگی یہاں تک کہ ان کے درمیان رات حائل ہو جائے گی اور وہ بغیر فتح پائے واپس آجائیں گے۔ وہ دستہ بھی فنا ہو جائے گا۔ پھر مسلمان ایک اور دستہ موت کے لیے تیار کریں گے جس کے ذمے ہر حالت میں فتح حاصل کرنا ہوگا۔ وہ ایک دوسرے سے لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی۔ دونوں لشکر بغیر غلبہ پائے لوٹ آئیں گے اور دستہ فنا ہوچکا ہوگا۔ چوتھے دن باقی مسلمان ان سے لڑنے کے لیے جائیں گے۔ اللہ رومیوں کی قسمت میں شکست لکھ دے گا۔ مسلمان ان کو اس طرح قتل کریں گے کہ ایسا قتل اس وقت تک کسی سے نا دیکھا ہوگا۔ یہاں تک کہ جب ایک پرندہ ان کے پاس سے گزرے گا تو آخر تک پہنچنے سے پہلے گر کر مرجائے گا۔

(اس قدر قتل عام ہوگا) کہ جب گنتی کی جائے گی تو ایک ہی باپ کی اولاد کے سو آدمیوں سے صرف ایک آدمی بچے گا۔ ایسے حالات میں مال غنیمت بانٹنے کی کیا خوشی ہوگی اور میراث کہاں رہے گی جو بانٹی جاسکے“۔

مندرجہ بالادو صحیح حدیثوں سے درج ذیل حقائق پر روشنی پڑتی ہے:

(۱) اہل روم اور ہمارے درمیان ہونے والا زبردست معرکہ جسے اللہ کے رسول ﷺ نے الملحمۃ الکبریٰ کا نام دیا ہے، سوریا میں دمشق سے قریب اعماق یا دابق نامی مقامات پر ہوگا۔ مہدی کا صدر موام دمشق سے قریب غوطہ میں ہوگا۔

اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے الملحمۃ الکبریٰ (بڑی خونریز جنگ) میں مسلمانوں کا کیمپ ایسی سرزمین میں ہوگا جسے غوطہ کہا جاتا ہے وہاں دمشق کے نام سے ایک شہر ہے وہ اس زمانے میں مسلمانوں کا بہترین پڑاؤ ہوگا۔

(۲) اہل روم مسلمانوں سے سب سے پہلی بات یہ کہیں گے کہ ہمیں ان لوگوں سے لڑنے دو جو ہم میں سے قیدی بنائے گئے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہرمجدون کے معرکہ کے بعد بہت سے عیسائی مسلمان ہو جائیں گے اور وہ مسلمانوں کی صفوں میں شامل ہوکر مہدی کی طرف

آغاز کرنا چاهیں گے۔

(۳) چار دن تك مسلسل جاری رهنے والی جنگ میں خوب قتل و غارت هوگا۔ اس جنگ میں حائل هونے والی رات کے سوا تلواریں کبهی بهی نیام میں نهیں جائیں گی۔ چوتهے روز جنگ کے مندرجه زیل نتائج نکلیں گے:

ہ رومیوں کو بدترین شکست هوگی، ایسی شکست جو انهوں نے پهلے کبهی نه دیکهی هوگی۔ ان کی اتنی بڑی تعداد قتل هوجائے گی دس کا شمار خدا هی جانتا هے۔ بیشتر لشکر تباه و برباد هوجائے گا اور اللّٰه ان کو مصائب میں مبتلا کرے گا۔

ہ مسلمانوں کو اتنی سختیوں کا سامنا کرنا پڑے گا که جان لبوں تك آجائے گی۔ اس کے بعد اللّٰه تعالیٰ اپنے بندے مهدی محمد بن عبداللّٰه کی مدد فرمائیں گے۔ ایك تهائی لشکر مسلمانوں کا ساتھ چهوڑ دے گا، اور ان کی توبه کبهی بهی قبول نهیں کرے گا۔ ایك تهائی لشکر جام شهادت نوش کرے گا۔، وه اللّٰه کے نزدیك بهترین شهید هوں گے۔ باقی ایك تهائی فتح یاب هوگا۔ ان کو پهر کبهی آزمائش میں نهیں ڈالا جائے گا۔ وهی جنتی هوں گے۔

(٤) ان حدیثوں سے اس بات کا بهی ژبوت ملتا هے که یه جنگ گهوڑوں اور تلواروں سے هوگی۔

١. نصِّ حدیث میں گهوڑوں اور تلورارون کا تزکره ملتا هے۔ الفاظ یوں هیں: " انهوں نے اپنی تلواریں زیتون کے درختوں پر لٹکا رکهی هوں گی"۔

٢. اگر هم اللّٰه کے رسول ﷺ کے قول " یهاں تك که ان کے درمیان رات حائل هوجائے گی، پر غور کریں تو معلوم هوگا که ایسا ان جنگوں میں هو تا هے جو گهوڑوں اور تلواروں سے لڑی جائیں وگرنه موجوده جنگیں تو هوائی جهازوں، میزائلوں، ٹینکوں اور توپوں سے لڑی جاتی هیں۔ اور ان جنگوں میں رات یا دن سے کوئی فرق نهیں پڑتا۔ ریت جنگ کیلئے رکاوٹ نهیں بنتی۔ هم ان لوگوں سے سوال کرتے هیں جن کو هر بات میں تاویل کی عادت سی هوگئی هے اور جو " حدیث رسول میں" گهوڑوں اور تلواروں سے مراد ٹینك اور گولیوں کی بارش کرنے والی توپیں لیتے هیں که وه "یهاں تك که رات ان کے درمیان حائل هو جائے گی" کی کیا تاویل کریں گے؟ اور " وه ان کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکهائے گا" کا کیا مطلب هے؟

اس سوال کا جواب یه هے که یه عبارتیں تاویل قبول نهیں کرتیں۔ هم پهر وهی کهیں گے جو هم نے پهلے کها که ان جنگوں اور خونریز معرکوں میں گهوڑے اور تلواریں هی فیصله کن ثابت هوں گی۔ اس میں ایسی تعجب کی بات بهی نهیں، کیونکه هرمجدون کی عالمی تباه کن جنگ جنگی اهمیت کے ان هتهیاروں کو یا تو بے کار کردے گی یا تباه کردے گی جو پٹرول کے ایندهن یا کمپیوٹر کے حساس نظام کے ذریعے چلتے هیں۔ خدا هی بهتر جانتا هے۔

چهوتی جنگ: قسطنطنیه کی جنگ

قسطنطنیه هی آستانه یا استانبول هے جو ترکی میں واقع هے۔ وه خلافت عثمانیه کا دارالخلافه تها حتیٰ که نو آبادیاتی نظام کے ایجنٹ کمال اتاترك نے آکر اس صدی کے آغاز میں خلافت اسلامیه کو ختم کردیا اور اس کی جگه لادینی نظام قائم کردیا۔ اس نے بڑهیا چیز کو گهٹیا سے بدل دیا۔ جو کچھ بهی کیا برا کیا۔ وه دن اور آج کا دن ترکی اسلام اور اس کی تعلیمات سے مسلسل پیچهے هٹ رها هے ار تیزی سے لادینیت کی چکنی اور سپاٹ زمین کی طرف کڑهك رها هے حتیٰ که اس نے دشمنن یهودیوں کے ساتھ عسکری تعاون اور مشترکه دفاع کا پیمان بانده کر عرب مسلمانوں کو حیرت زده کردیا هے بلکه جنگی مشقوں کے لئے یهودی جهازوں کو اپنی فضا استعمال کرنے کی اجازت کا اعلان اس قدر بے حیائی اور سرد مهری سے کیا هے که انسان اپنے لهو کے گهونٹ پی کره جاتا هے۔ یه مسلمانوں کے شعائرِ اسلام کے لئے ایك بهت بڑا چیلینج هے۔ ابهی اس ناپسندیده گٹھ جوڑ پر ایك هفته هی گزرا تها که ترکی حکومت نے ترکوں کی روایتی ڈهٹائی سے کام لے دجله اور فرات کے پانی کے مسئله پر اپنے موقف پر اصرار شروع کردیا هے که پڑوسی مسلمان ملکوں کو یه پانی استعمال کرنے کا کوئی حق نهیں، اور ترکی سے اپنے حصے کے پانی کا مطالبه ایسا هی هے جیسا ریڈ انڈین نے امریکه کی اس سرزمین میں اپنے حقوق کا مطالبه کیا هے جو امریکه نے ظلم و جبر کی بناء پر ان سے شهین رکهی هے۔

آنے والے دن ترکی کے اصل شہرے سے نقاب اٹھادیں گے اور اس وقت ہم کہیں گے کہ اللّٰہ کے رسول ﷺ نے سچ کہا ہے۔ پھر ہ قسطنطنیہ فتح کریں گے۔ کیوں نہیں وہ اسے فتح کرنے کے زیادہ قھل ہیں۔

قسطنطنیہ کی فتح کیونکر مکمل ہوگی؟: یہ وہ فتح کے بعد مسیح دجال کا خروج ہوگا۔ لڑائی تاواروں اور نیزوں سے نہیں ہوگی بلکہ فتح کی تکمیل تھلیل و تکبیر سے ہوگی۔ امام مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ اللّٰہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”تم نے اس شہر کے متعلق کچھ سنا ہے جس کا ایک حصہ خشکی پر اور دوسرا حصہ سمندر میں ہے؟ انھوں نے کہا : ہاں اے اللّٰہ کے رسول! آپ نے فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک اسحاق کی اولاد میں سے ۷۰ ہزار سپاہی اس پر چڑھائی نہ کردیں گے۔ جب وہ اس شہر میں آکر پڑھاؤ ڈالیں گے تو وہ نہ تو ھتھیاروں سے لڑیں گے اور نہ ھی تیر اندازی کریں گے۔ وہ لاالہٰ الااللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کا ورد کریں گے تو ایک حصے کو شکست ہو جائے گی۔ (حدیث کا راوی ثور کہتا ہے میرے علم کے مطابق آپؐ نے فرمایا کہ ”سمندر والا حصہ شکست کھا جائے گا“) پھر وہ دوسری مرتبہ لاالہ الااللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کھیں گے تو دوسرا حصہ مغلوب وہ جائے گا۔ پھر وہ تیسری مرتبہ لا الہ الااللّٰہ اور اللّٰہ اکبر کا ورد کریں گے تو شہر کو ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور وہ اس میں داخل ہوجائیں گے۔ اس دوران جبکہ وہ مال غنیمت بانٹ رہے ہوں گے ان کو ایک چیخ سنائی دے گی کہ دجال کا خروج ہوگیا ہے۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ لوٹ جائیں گے“

اس حدیث میں اللّٰہ کے رسول ﷺ کا قول ”اسحاق کی اولاد میں سے ۷۰ ہزیر : غور طلب ہے۔ قاضی کا قول ہے صحیح مسلم کے تمام نسخوں میں ”مِن بنی اسحاق“ (اسحاق کی اولاد) کے الفاظ لکھے ہیں۔ یہ شہر بھی قسطنطنیہ ہے۔

بنو اسحاق سے مراد اھل روم ہیں جو عیض بن اسحاق بن ابراھیم الخلیلؑ کی نسل سے ہیں وہ نبی اسرائیل یعنی یعقوب بن اسحاق کے چچا کی اولاد ہیں۔

حدیث میں جس اولاد اسحاق کا ذکر ہے وہ اھل روم ہیں جو ھر مجدون کے معرکہ کے بعد حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا قول ہے کہ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ رومی آخری زمانہ میں مسلمان ہو جائیں گے اور غالباً انھی کی ایک جماعت کے ھاتھوں قسطنطنیہ فتح ہوگا، جیسا سابقہ حدیث میں اس کا بیان ہے۔

پانچویں جنگ: یھودیوں سے جنگ

(زیادہ درست بات تو یہ ہے کہ ایک تھائی یھودیوں سے جنگ) کیونکہ دو تھائی یھودی ھرمجدون کے معرکہ میں اس قدر بری طرح ھلاک ھوجائیں گے کہ باقی ماندہ یھودیوں کو اس معرکہ میں مرنے والے سپاھیوں کے دفن کے لئے سات ماہ درکار ہوں گے۔

سفر حزقیال میں ہے ”اسرائیل کے گھرانے کو اپنے مردوں کو دفن کرتے کرتے سات ماہ گزر جائیں گے تب کہیں جاکر زمین صاف ہوگی“

دو تھائی یھودی تو ھرمجدون کے معرکہ میں ھلاک ھوجائیں گے اور باقی ایک تھائی کی ھلاکت کا کام مسلمان مھدی کی قیادت میں سرانجام دیں گے۔ یہ سب اس وقت ہوگا جب مسلمان قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے اور جب یھودیوں کے ملعون بادشاہ دجال کا ظھور ھوجائے گا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ یھودی اپنے مخلص مسیحایا اپنے اس نابغہ روزگار بادشاہ کی آس لگائے بیٹھے ہیں جو ان کو بقول ان کے فاسد اقوام سے نجات دلائے گا (ان اقوامسے مراد یھودیوں کے علاوہ زمین کے باسی ہیں) ان کا اعتقاد ہے کہ اس کا ظھور ۲۰۰۰ء سے پھلے ہوگا۔

اھل کتاب کی بعض تحقیقات نے اس مدت کا تعیین اپریل ۱۹۹۸ء میں کیا ہے۔ اس موضوع پر پھلے بحث ھوچکی ہے۔ جب دجال کا ظھور اللّٰہ کے مُرر کردہ وقت میں ہوگا اور وہ چالیس روز تک زمین میں گھوم پھر لے گا ــــــیہ ایک دن ایک سال کے برابر، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن جمعہ (ایک ھفتہ) کے برابر ہوگا اور اس کے باقی دن ھمارے دنوں کی طرح ہوں گے، جیسا کہ انشاء اللّٰہ ھم اگلے باب میں اس کی تفصیل بیان کریں گےــــــ تو اس وقت عیسٰی کا نزول آسمان سے ہوگا۔ وہ دجال کو قتل کریں گے، اور اس کے پیرکاروں کو، جو سب کے سب یھودی ہوں گے، شکست دیں گے۔ وہ بھاگ کر مسلمانوں کے ڈر سے درختوں اور پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے۔ شجر و حجر بھی ان کا پتہ بتادیں گے اور ان کی چغلی کھائیں گے کیونکہ وہ بھی ان کے کفر کی بدبو اور انبیاء کے ناحق قتل سے بیزار ہوں گے اور کیونکہ ان کے ھاتھ بے

گناہ بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کے خون سے لتھڑے ہوئے ہوں گے۔ کتنی حیرت انگیزبات ہے کہ شجر و حجر آوازیں دیں گے اور ان کی آواز سنائی دے گی: اے مسلمان! "اے اللّٰہ کے بندے ! اے توحید پرست! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے، آؤ اسے قتل کردو"۔ صرف غرقد کا درخت آواز نہیں دے گا کیونکہ وہ یہودیوں کا درخت ہے۔ سبحان اللّٰہ!

عیسیٰؑ کے نزول اور دجال کو قتل کرنے کے بعد یہودیوں کا مسلمانوں کے ہاتھوں قتل عام ہوگا۔ احمد نے جابرؓ سے روایت کیا ہے کہ اللّٰہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

".. حتیٰ کہ شجر و حجر آواز دیں گے کہ یہ رہا یہودی، اور عیسیٰؑ دجال کے پیروکاروں میں سے ہر ایک کو قتل کردیں گے"۔

اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ یہودیوں اور مسلمانوں کی براہراست جنگ ختم ہو چکی ہے کیونکہ دنیا ان دنوں صلح عام جو ہرمجدون کے معرکہ سے پہلے ہوگی اور جس میں یہودیوں کی اکثریت تباہ ہو جائے گی، پھر یسٰی بن مریم کے زمانے میں باقی یہودی مسلمانوں کے ہاتھوں تباہ ہو جائیں گے۔ زمین ان کے فتنہ و فساد اور مکرو فریب سے پاک ہو جائے گی۔ عنقریب شجرو حجر میں دجال کا خروج اور عیسیٰؑ کا نزول ہوگا اور یاجوج ماجوج لوگوں کے خلاف نکلیں گے اور پوری روئے زمین آخری لمحے کے لئے تیار ہوجائے گی۔

یہودی جس قدر چاہیں اکھٹے ہوجائیں، جو نو آبادیاں چاہیں تعمیر کرلیں اور جس قدر معاہدے چاہیں توڑلیں اور جس قدر خرمستیاں چاہیں کرلیں، کیونکہ خوفناک انجام قریب ہے۔ اس نے ان کو گھیرے میں لے لیا ہے اور سچ فرمایا ہے اللّٰہ نے "پھر جب آخرت کا وعدہ آجائے گا تو ہم تم سب کو جمع کرکے لے آئیں گے" (الاسراء: ١٠٤)

مہدی کی دوسری جنگیں

س کے بعد مسلمان روئے زمین پر باقی بچنے والے کافروں کو قتل کردیں گے، کیونکہ عنقریب عیسٰیؑ کا نزول ہوگا، وہ صلیب کو توڑدیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے اور جزیہ عائد کردیں گے۔ اسلام اور تلوار میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے گا۔ یہ جنگیں ذیادہ تر آسان ہوں گی اور مسلمان اٹلی کے دارالخلافہ روم کو فتح کرلیں گے۔ مسلمان خوز و کرمان سے لڑیں گے (ان کو ترک بھی کہتے ہیں) وہ یاجوج ماجوج کے چچا زاد ہیں اور اس زمانے میں ان سے مراد چین، روس، جاپان اور منگولیا وغیرہ کے رہنے والے ہیں۔

اللّٰہ کے رسول ﷺ نے ان کے اس قدر صحیح اور کامل اوصاف بیان کئے ہیں کہ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے انہیں آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا "تم خوزستان اور کرمان سے جنگ کروگے۔ ان کے چہرے سرخ، ناک بیٹھی ہوئی اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی، ان کے چہرے چوڑے ہوں گے، یوں معلوم ہوگا کہ وہ ہتھوڑے سے کوٹی ہوئی گول ڈھالیں ہیں۔ وہ بالوں کے جوتے اور بالوں کے کپڑے پہنتے ہیں۔

اُس وقت اس اللّٰہ کا وعدہ پورا ہوجائے گا جو کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا، یہ کہ اسلام معمورۂ ہستی کے گوشے گوشے میں پھیل جائے گا، تمام ملتوں میں سے ملت اسلام باقی رئے گی اور کافروں کی جڑکٹ جائے گی۔ وہ حمد و ثنا کا سزاوار سارے جہان کا پالنہار ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ کا قول ہے:

﴿هُوَ الَّذِی اَرسَلَ رَسُولَهُ بِالُهُدی قَدِینِ الُحَقِّ لِیُظُهِرَهُ عَلَی الدِینِ کُلِّهِ وَلَو کَرِهَ الُمُشرِکُونَ﴾ (الصف: ۹)

"وہ (اللّٰہ) ایسا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سشا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس دین کو تمام ادیان پر غالب کردے خواہ مشرک ناخوش ہی کیوں نہ ہوں"۔

اور اللّٰہ کے رسول نے فرمایا ہے کہ "اس اسلام کا معاملہ وہاں پہنچے گا جہاں لیل و نہار پہنچتے ہیں۔ شہر اور گاؤں کا کوئی گھر ایسا نہیں بچے گا جس میں اللہ اس دین کو باعزت طریقے سے یا دشمنوں کو ذلیل کرکے داخل نہ کردے۔ عزت بھی ایسی عزت جو اللّٰہ صرف دین اسلام کو عطا کرتا ہے اور ذلت بھی ایسی ذلت جو اللّٰہ نے کفر کے لئے خاص کی ہے۔

مسند احمد میں مقدار بن اسود سے روایت ہے کہ "زمین پر کوئی مٹی کا گھر یا بالوں کا خیمہ ایسا نہیں بچے گا جس میں کلمہ اسلام داخل نہ ہو جائے"۔

حضرت امام مہدیؒ کی وفات:

حضرت شاہ رفیع الدین صاحبؒ اپنے رسالہ "علامات قیامت" میں تحریر فرماتے ہیں:

"آپ کی خلافت کی میعاد سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنے اور ملک کے انتظام میں، آٹھواں سال دجال کے ساتھ جنگ وجدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰؑ کی معیت میں گزرے گا اس حساب سے آپ کی عمر ۴۹ سال کی ہوگی۔ بعدازاں امام مہدی علیہ السلام کی وفات ہو جائے گی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے جنازے کی نماز پڑھا کر دفن فرمائیں گے، اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ میں آجائیں گے۔"

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تحریر فرماتے ہیں:

"روایات و آثار کے مطابق ان کی عمر چالیس برس کی ہوگی جب ان سے بیعت خلافت ہوگی۔ ان کے خلافت کے ساتویں سال کانا دجال نکلے گا، اس کو قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے، حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزریں گے اور ۴۹ برس میں ان کا وصال ہوگا۔"

اکثر روایات میں حضرت امام مہدیؒ کی عمر ۴۰ سال مزکور ہے اس لیے اس سے مراد حضرت امام مہدیؒ کی عمر کا وہ حصہ ہے جو بیعت سے پہلے انہوں نیں گزارا ہوگا یعنی بیعت کے وقت ان کی عمر چالیس سال ہوگی، اس کے بعد سات سال تکک وہ مسند خلافت پر رونق افروز رہیں گے جیسا کہ علامہ ابن حجر ہیتمیؒ نے اپنی کتاب القول المختصر کے ص۲۷ پر اسی کو مشہور قرار دیا ہے اور چونکہ یہ سات سال ان کی مدت حکومت کے ہئں گے جس کے بعد بھی وہ زندہ رہیں گے اس لیے اتنی مدت ماننا پڑے گی جس میں وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دجال کے لشکر سے مقابلہ کرنے میں شریک ہوسکیں لیکن روایات سے اس کی تعیین نہیں ہوتی البتہ شاہ رفیع الدینؒ اور حضرت لدھیانویؒ نے تخمیناً سات سال مدت حکومت کے بعد دو سال مزید ذکر کیے ہیں۔

جبکہ طبرانی میں حضرت ابو امامہؓ سے ایک مرفوع روایت منقول ہے جس میں واضح طور پر الفاظ موجود ہیں کہ حضور ﷺ نے امام مہدیؒ کی عمر ۴۰ سال ذکر فرمائی اور

﴿یملك عشر سنین﴾

"وہ دس سال حکومت کریں گے۔"